بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قسم کی ایک خاص صورت اور اس کا حکم

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکا ایک لڑکی سے نکاح کی نیت سے محبت کرتا تھا۔ لڑکا غیر ملک میں تھا۔ اس کی نیت تھی اور اس نے اس لڑکی سے بھی کہا کہ پاکستان آتے ہی میں تمہارے والدین کی رضامندی سے تم سے نکاح کروں گا۔ چنانچہ اس لڑکے نے خود بھی قسم اٹھائی اور اس لڑکی سے بھی قرآن مجید کی قسم اٹھوائی کہ آپ ہر حال میں میرا ساتھ دو گی، کسی اور سے کبھی بھی نکاح نہیں کرو گی۔ لڑکی نے بھی قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھائی کہ "میں بھی کسی اور سے نکاح نہیں کروں گی ورنہ مر جاؤں گی۔" لڑکا واپسی کے وسائل بنا رہا تھا کہ اچانک اس کا حادثہ ہو گیا اور وہ وفات پا گیا۔ اب لڑکی کے لیے کیا حکم ہے؟ تفصیلی وضاحت فرمائیں!

سائل: مسماۃ قدسیہ بی بی

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لڑکی کے ان الفاظ "میں بھی کسی اور سے نکاح نہیں کروں گی ورنہ مر جاؤں گی" کے ساتھ قسم اٹھانے سے قسم منعقد ہو گئی ہے۔ اب اسے چاہیے کہ کسی جگہ نکاح کر لے۔ اس سے اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔ بعد میں قسم کا کفارہ ادا کر لے۔ قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو پیٹ بھر دو وقت کا کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے۔ اگر وہ اس کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو لگاتار تین روزے رکھے۔ ساتھ ساتھ توبہ واستغفار بھی لازم ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

14-دسمبر2020ء